149200 ـ کھانا نہ ہونے یا پھر کم کھانے کے باعث روزہ رکھ لینے کا حکم

سوال

میں کھانا بہت کم کھاتا ہوں، اور اکثر طور پر تو مجھے ناشتہ تیار کرنے کے لیے کچھ نہیں ملتا، اور غالبا میں دوپہر کا کھانا بھی مغرب کے بعد تك مؤخر کر دیتا ہوں، اس لیے میں نے سوچا کہ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ ہی رکھ لیا کروں، اور اسی طرح ہر ماہ ایام بیض تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کا بھی روزہ رکھ لیا کروں، تا کہ کوئی ایسا عمل کرسکوں جو اللہ کے قرب کا باعث بن جائے، اور مجھے جنت میں داخلہ ملے، گناہ و معاصی سے بچ سکوں.
تو کیا اس طرح کی سوچ رکھتے ہوئے کہ میں کھانا بھی کم کھاتا ہوں لہذا نفلی روزہ ہی رکھ لینا صحیح ہوگا؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا مستحب ہے، اسی طرح ہر ماہ کے ایام بیض تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے اور اس سلسلہ میں بہت فضیلت وارد ہوئی ہے، ذیل میں فضائل پر چند ایك احادیث پیش کرتے ہیں:

1 ـ ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

" میں اسی دن پیدا ہو، اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1162).

2 ـ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (745) سنن نسائی حدیث نمبر (2361) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1739) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الرترغیب حدیث نمبر (1044) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

3 ـ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سوموار اور جمعرات كے دن اعمال پيش كيے جاتے ہيں چنانچہ ميں يہ پسند كرتا ہوں كہ جب ميرے اعمال پيش كيے جائيں تو ميں روزہ كى حالت ميں ہوں "

سنن ترمذى حديث نمبر (747) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الترغيب حديث نمبر (1041) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

4 ـ جرير بن عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ہر مہينہ كے تين روزے ركھنا صيام الدھر ہے اور ايام بيض تيرہ اور چودہ اور پندرہ تاريخ ہے "

سنن نسائى حديث نمبر (2420) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الرترغيب (1040) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

5 ـ ابو ذر رضى اللہ عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مجھے فرمايا:

" اگر تم مہينہ ميں كوئى روزہ ركھنا چاہتے ہو تو تيرہ اور چودہ اور پندرہ تاريخ كا روزہ ركھو "

سنن ترمذى حديث نمبر (761) سنن نسائى حديث نمبر (2424) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الترغيب حديث نمبر (1038) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

روزہ ركھنا عبادات ميں سےايك عظيم عبادت ہے، اور سب سے افضل قربات ميں شامل ہوتا ہے، اور انسان كى اصلاح ميں روزے كا عيظم الشان اثر ہے، اور روزہ انسان كو اللہ كے قريب كر ديتا ہے، اور اس كے دل كو حقد و كينہ اور حسد سے پاك كر ديتا ہے.

جيسا كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" كيا ميں تمہيں سينہ كے دھوكہ اور وسوسہ كو ختم كر دينے والى چيز كے متعلق نہ بتاؤں ؟، ہر ماہ كے تين روزے ركھنا "

سنن نسائى حديث نمبر (2386) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح النسائى حديث نمبر (2249) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

امام سيوطى رحمہ اللہ نسائى كى شرح ميں لكھتے ہيں:

" وحر الصدر " النھايۃ ميں ہے: سينہ كا دھوكہ اور اس كے وسوسے، اور ايك قول بغض و كينہ بھى ہے، اور ايك قول يہ ہے كہ: اس سے مراد عداوت و دشمنى ہے، اور ايك قول ہے كہ شديد غصہ مراد ہے" انتہى

اور سندھی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس سے سینہ کا غیض و غضب اور کینہ جاتا رہے " اس سے مراد میں کئی اقوال ہیں: سینہ میں موجود غش اور اس کے وسوساس ہیں، اور ایك قول ہے کہ: اس سے مراد کینہ و حقد ہے اور ایك قول ہے کہ دل میں جو سختی اور تنگی ہوتی ہے " انتہی

اس میں کوئی نقصان اور ضرر نہیں کہ روزے رکھنے کا باعث کھانے کی ضرورت محسوس نہ ہونا ہو، یا پھر کھانا موجود ہی نہ ہو تو وہ روزے رکھ لے اس سے بھی کوئی نقصان نہیں بلکہ اجروثواب ہوگا.

امام مسلم رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ:

" ایك دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے عائشہ کیا تمہارے پاس کچھ ہے ؟

تو میں نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تو کچھ نہیں ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تو پھر میں روزے سے ہوں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1154).

نسائی شریف میں ان الفاظ سے روایت ہے:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا:

کیا تمہارے پاس کچھ ہے ؟

تو میں نے عرض کیا کچھ نہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر میں روزے سے ہوں "

سنن نسائی حدیث نمبر (2330).

اللہ کی اطاعت اور قرب حاصل کرنے کے لیے تو یہ ایك سنہری موقع ہے، اس لیے اگر کسی شخص کو کھانے کی شدید ضرورت نہ ہو تو اسے روزہ رکھ کر اجروثواب حاصل کرنے کا یہ موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے، اور اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس کھانے کو کچھ نہیں تو وہ بھی روزہ رکھ کر اجروثواب حاصل کر سکتا ہے.

والله اعلم .